شاہ زین سرکار کی مبارک نسل سے مندرجہ ذیل فقر و روحانیت کی دنیا کی عدیم المثال ہستیاں:

سید کسراں۔ ضلع چکوال

حضرت سید حسن علیؒ	حضرت سید اسم علی (اسماعیلؒ)
حضرت سید کمال الدینؒ	حضرت سید سماء الدینؒ
حضرت دیوان سید محمد حنیفؒ	حضرت شاہ نظر دیوانؒ

حضرت روشن علی شاہ المعروف چراغ بادشاہؒ

حضرت باوا سید مصطفیٰ شاہ سرکارؒ	مصطفیٰ آباد۔ چواسیدن شاہ

اسلام آباد

حضرت سخی شاہ مزمل بادشاہؒ	بھیکہ سیداں۔ F-11/3
حضرت شاہ اجملؒ (ہزمل)	ہرن میرا۔
حضرت باوا سید فرزند علیؒ	ہرن میرا
حضرت باوا نانگا سید ولایت شاہؒ	نور پور شاہاں
حضرت باوا سید چراغ علی شاہؒ	بھیکہ سیداں۔ F-11/4
حضرت باوا سید محمد علی شاہؒ	بھیکہ سیداں۔ F-11/4

راولپنڈی

حضرت سید شاہ چن چراغؒ	اندرون صرافہ بازار
حضرت سید شاہ پیاراؒ	چوہڑ ہڑپال



حضرت باوا سید معظم دریاؒ	جھلاریاں
حضرت شاہ غازی امامؒ	نوناں
حضرت سید محمود شاہؒ	حویلیاں
حضرت باوا یار محمد شاہؒ	موضع کھٹیالہ

مانسہرہ

حضرت سید معمور شاہ عرف باقر شاہؒ	موضع شیر باہی۔
حضرت باوا پیر نبی شاہؒ	موضع شیر باہی۔

کاکول

حضرت حکیم سید قربان حسین المعروف سید بیوطن شاہؒ

جہلم۔ موضع سیداں والا پنڈ دادن خان

(۱) حضرت باوا سید علی محمد شاہؒ

(۲) حضرت سید ماہ علی شاہ عرف مالے شاہؒ

(۳) حضرت شاہ رفیع سرکارؒ

(۴) حضرت سید برہان علی شاہؒ

(۵) حضرت باوا سید غلام حسن شاہؒ

(۶) حضرت سید امیر حسین شاہؒ



حضرت سائیں سہیلی سرکارؒ	مظفر آباد
سید شاہ عنایت ولایتؒ	مظفر آباد
سید عنایت شاہؒ	موضع پنجول مانسہرہ
حضرت سید دیدار علی شاہؒ	جھامرہ
حضرت سید بودلہ شاہؒ	دولتالہ
حضرت سید حید قلندرؒ	دولتالہ
حضرت سخی سید نادر شاہؒ	وریامال۔ چکوال
حضرت آغا جی سید چن پیر شاہ باوا سید محمد علی شاہؒ	پشاور

اور اُن جیسی علم و عرفان اور روحانیت اور فقر کی دنیا کے کئی نامور تاجدار جو کسی تعارف کے محتاج نہیں آج بھی اُن کے مزارات مرجع خلائق ہیں اور اُن میں بعض کی نیک صفت اولاد آج بھی اپنے قابل صد احترام اجداد کے مقدس مقصد حیات کو نسل در نسل آگے بڑھانے میں نہایت جانفشانی کے ساتھ مسلسل رواں دواں ہیں اور ولایت اور فقر کی لاتعداد قندیلیں اُسی طرح ہر سو اپنی روشنیاں بکھیر رہی ہیں۔

دادا شاہ زین سرکار
اور دادی چنگی کی رحلت

سورۃ الرحمٰن کی ۲۵ ویں آیت میں ارشاد رب العزت ہے

ترجمہ:

جو مخلوق زمین پر ہے۔ سب کو فنا ہونا ہے اور
تمہارے پروردگار کی ذات (بابرکات) جو
صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔

ایک قدیم قلمی نسخے میں شاہ زین العابدین ابن نصیر الدین کی ولادت باسعادت ۸۲۲ ھجری اور وفات حسرت آیات ۹۰۷ ہجری تحریر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ۸۵ سال کی طویل ترین، بہترین زندگی کے بعد اس دار فانی سے عالم جاودانی میں جا بسے۔ اور یوں روحانیت، علم و عرفان اور فقر کی مقدس بابرکت کائنات کا یہ چمکتا دمکتا آفتاب عالم تاب

آنکھوں سے اوجھل ہوگیا مگر اپنی اولاد اور عقیدت مندوں کے دلوں سے آج کئی صدیاں گزرنے کے باوجود بھی روشن اور فروزان ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیهِ رَاجِعُون

یہ ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے بانی محمد ظہیر الدین بابر کا عہد حکومت تھا۔ شاہ زین سرکار اپنے عہد جوانی میں بابر بادشاہ سے پہلے سلطان ابراہیم لودھی اور سید خضر خان کے عہد ہائے حکومت بھی دیکھ چکے تھے۔

داداشاہ زین سرکار کی وفات کے کچھ عرصہ بعد اسی سال ۹۰۰ ہجری میں دادی چنگی بھی اپنی اولاد، عزیز واقرباء اور عقیدت مندوں کو داغ مفارقت دے کر ابدی نیند کے نورانی شبستان میں محوخواب ہوگئیں۔

آخری آرام گاہ شاہ زین سرکار کے مرقد کے ساتھ بنائی گئی۔ اگلے روز عزیز واقرباء، عقیدت مندوں اور زائرین کی چیخوں، آہوں نے ایک ہنگامہ برپا کردیا کہ دادی چنگی کی قبر مبارک شاہ زین سرکار کے مرقد میں پیوست ہوگئی ہے۔ قبر کو پھر اپنی جگہ درست کیا گیا اور پھر اسی طرح وہ شاہ زین سرکار کی قبر سے پیوست پائی گئی۔ تین روز تک یہ سلسلہ آنسوؤں سسکیوں اور آہوں کی دل دوز و دل خراش فضا میں جاری رہا۔ قرآن خوانی، درود وسلام، نعت خوانی اور مرثیہ خوانی سے معطر ماحول رنج وملال اور سوگ کی اداسیوں میں ڈوب گیا۔ ہر چہرہ حسرت و



یاس اور تحیر میں کھویا ہوا تھا۔ علاقے میں ایک ہلچل سی مچ گئی تھی۔ ایسی باتیں سن کر یا ایسے واقعات دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

یا اللہ! تو علام الغیوب ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ یہ کیا راز ہے۔ یہ کیسے ہوا اور کیسے ہوسکتا ہے بہت تفکر اور سوچ بچار کے بعد علمائے کرام اور بستی کے بزرگوں اور تمام عزیزوں نے قبر مبارک کو داداشاہ زین سرکار کے مرقد مبارک کے ساتھ ہی رہنے دیا، موجودہ مرقد کے نیچے اُن کی قبر ایک ہی ہے اور اوپر علیحدہ علیحدہ بنادی گئی ہیں۔ آج صدیاں گزرنے کے بعد بھی انسان یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ:

کیا یہ ایک کرامت تھی؟

یا

داداشاہ زین سرکار اور محترمہ دادی چنگی کا ایک دوسرے سے لازوال پاک و پاکیزہ پیار اور محبت، ایثار وقربانی کی انمٹ نشانی اور یادگار یہ بھید یہ پُراسرار راز۔ آج تک راز ہی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ علیم ہے، خبیر ہے، حکیم ہے، غور وفکر کرتے کرتے ذہن ماؤف ہوجاتے ہیں اور سوچنے کی صلاحیتیں رُک جاتی ہیں۔

نور اللہ مرقد ھما



ارشادات وفرمودات اعلیٰ
حضرت شاہ زین سرکارؒ
اور عصمت مآب دادی چنگیؒ

دادا شاہ زین بادشاہ اور دادی چنگی کے ارشادات وفرمودات اپنی اولاد، عقیدت مندوں اور انسانی فلاح و بہبود کے لئے نسل در نسل اور سینہ با سینہ زبان زدِ عام ہیں جن میں احکامات رب العالمین و ذوالجلال والاکرام اور فرمودات افضل الانبیاء والمرسلین رحمت العالمین دانائے سبل، ختم الرسل رسالت مآب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بارک وسلم

اور

ارشادات باب مدینۃ العلم مولائے کائنات فضیلت مآب جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پر عمل پیرا ہونے کی شدید تاکید کی گئی ہے۔

اور

تقویٰ۔تقویٰ۔تقویٰ

کی اہمیت کو اس جہان فانی اور اُس جہاں ابدی کے لئے منفعت بخش قرار دیا گیا ہے۔



تحقیق وتحریر:

ریزۂ برگِ گل ہائے گلستان فاطمہؑ

آغا سید پھول شاہ کاظمی

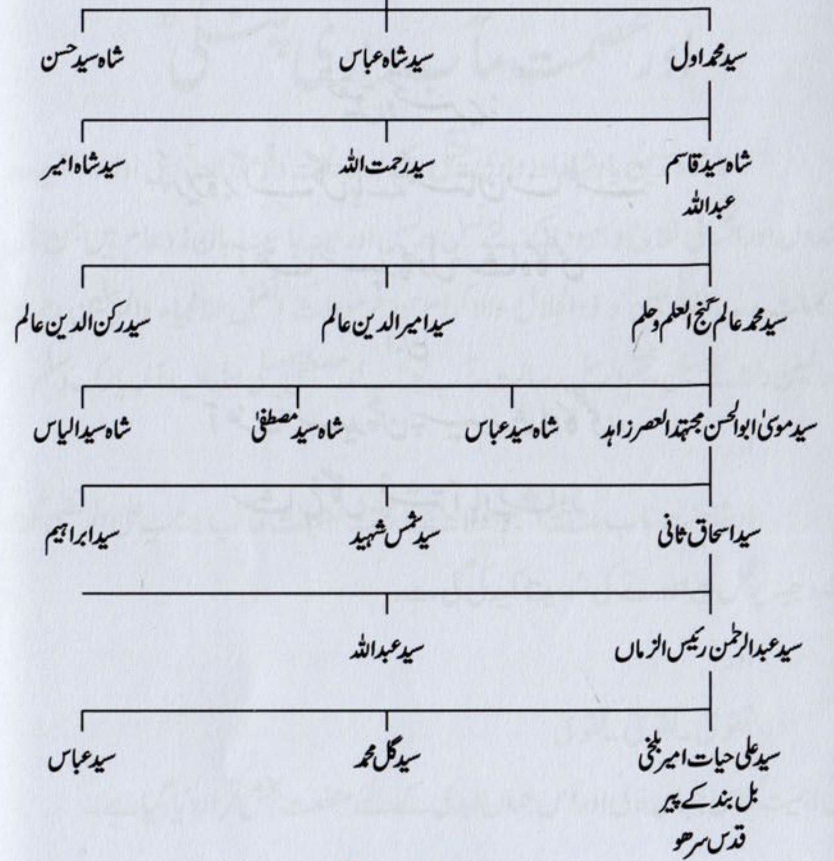
ابن

آغا سید چن پیر شاہ کاظمی

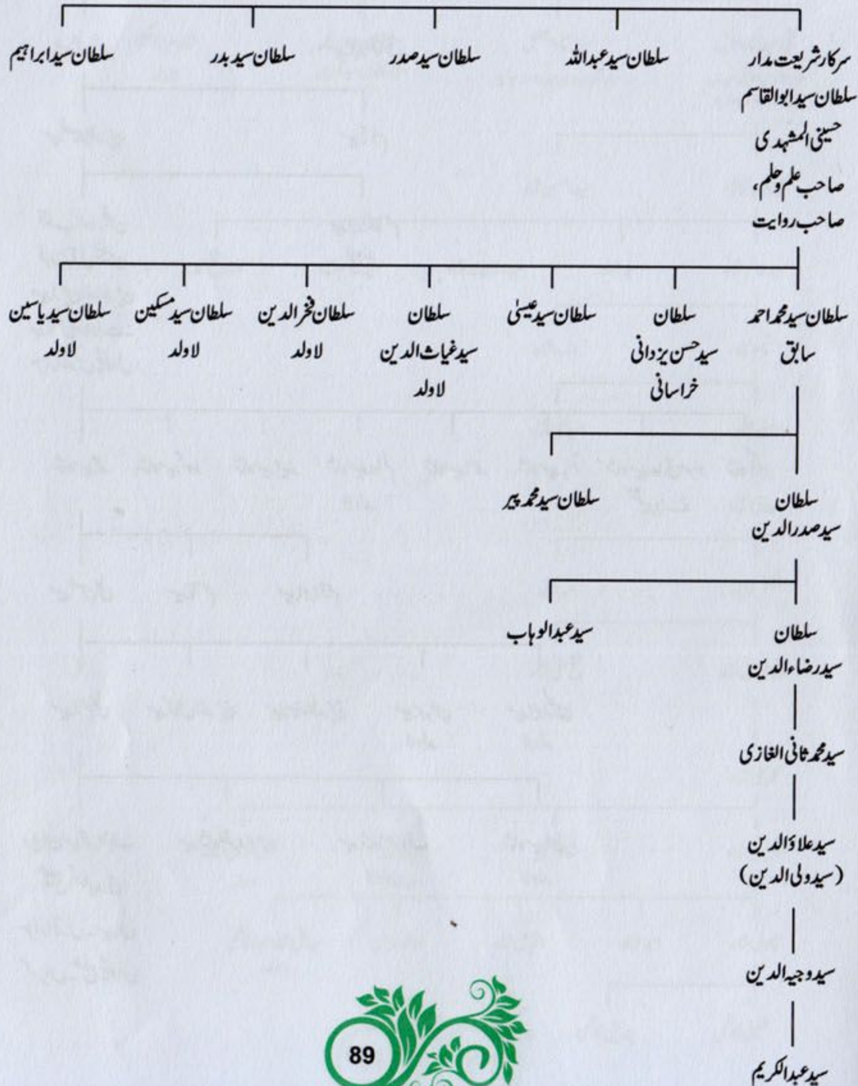
شاخِ گل۔ نشتر آباد پشاور



امام موسیٰ کاظمؑ



سید علی حیات امیر بلخی بل بند کے پیر



سید عبدالکریم

سید علی شیر — سید عبدالخالق

سید نصیر الدین — سید آدم

قطب العارفین فرزند آل یٰسین سید زین العابدین جد کاظمی سادات۔ مزار اقدس چکوال — سید ابوالقاسم لاولد

شاہ سید محمد — شاہ سید محمود — شاہ سید حمید — شاہ سید عالم لاولد — شاہ سید احمد — شاہ سید باقر — شاہ سید حاجی مراد کشمیر والے — شاہ اکبر

سید حسن علی — سید قاسم — سید ابراہیم

سید اسم علی — سید کمال الدین — سید سماء الدین — سید مہران لاولد — سید ابوالحسن لاولد

دیوان سید محمد حنیف حسینی المشہدی مزار اقدس۔ سیداں کسراں۔ ضلع چکوال — سید شاہ نظر دیوان — سید شاہ معروف لاولد — شاہ سید امیر لاولد



دیوان سید محمد حنیف حسینی المشہدی

سخی سید شاہ مزمل مزار اقدس بھیکہ سیداں F-11/3 اسلام آباد — سید شاہ اجمل مزار اقدس ہرن میرہ اسلام آباد — سید شاہ جہان محمد مزار اقدس سید کسراں — شاہ مرزا حکیم لاولد

شاہ سید گاڑا — سید احسن شاہ

سید عالم شاہ — سید شاہ — سید ولایت شاہ — سید غلام شاہ — شاہ فتح محمد

مقیم شاہ — زندہ شاہ

امیر شاہ — سید علی شاہ

مہدی شاہ

فضل شاہ — مہر شاہ

سلطان علی شاہ — فتح علی شاہ لاولد

محمد علی شاہ

چن پیر شاہ — شاہ فضل — حیدر شاہ لاولد — لعل حسین شاہ لاولد

پھول شاہ — امیر شاہ — اقبال شاہ — ارشد کمال — سید علی شاہ سجاد کاظمی لاولد

شکیل کاظمی — عدیل کاظمی



مومن

مولائے متقیان حضرت علی ابن ابی طالب
کے کلام کی روشنی میں

امور میں توکل	گفتگو میں صداقت	سلام میں پہل	انتقام میں تاخیر	نیکی میں سبقت
کلام میں ادب	جواب میں تامل	اُمور میں تفکر	کاموں میں استقامت	مصائب میں صبر
مشکلات میں ثابت قدمی	اطاعت میں اصرار	فیصلہ میں انصاف	جہاد میں تعاون	معاش میں نظم
شہوت میں کمی	لباس میں پاکیزگی	تکبر سے دوری	غصہ سے پرہیز	غیبت سے اجتناب
جاہلوں سے نرمی	لوگوں سے محبت	اہل خانہ سے خوش اخلاقی	مغلوب سے فیاضی	بخل سے پرہیز
مظلوم کی امداد	غریب کی دلجوئی	بیمار کی عیادت	نیکوں کی صحبت	وعدہ کی وفا
نفس کی مخالفت	خلوص کی کوشش	مساکین پر ایثار	یتیموں پر نوازش	موقع پر سخاوت
قدرت کے باوجود درگزر	خدمت خلق	مہمان نوازی	نعمتوں کا شکر	والدین کا احترام

ماخذ اور معاون کتب ورسائل

(۱) قلمی نسب نامہ کاظمی سادات ۱۸۸۸ء

(۲) نسب نامہ قلمی ۱۹۵۱ء سادات کرام ضلع راولپنڈی۔
تحریر سید غلام مہدی شاہ کاظمی سکنہ تو فکلیاں ٹیکسلا۔

(۳) باغ سادات مؤلف حکیم سید تجمل شاہ نقوی طبع ۱۹۱۳ء

(۴) تذکرہ اولیائے کرام چکوال تحقیق و تحریر عابد منہاس صدیقی سال طباعت ۲۰۱۱ء

(۵) تذکرہ اولیائے پوٹھوہار مؤلف مقصود احمد راہی طبع ۲۰۱۰ء

(۶) حضرت شاہ زین العابدین موسوی المشہدی
تحقیق وتحریر سید محسن رضا کاظمی سیداں والا پنڈ دادن خان۔ ضلع جہلم اشاعت در جریدہ پیام زینب
پکی شاہ مردان میاں والی مئی ۲۰۱۲ء تا اپریل ۲۰۱۳ء

(۷) جامع الخیرات تالیف حضرت پیر سید محمود شاہ حویلیاں ضلع ایبٹ آباد طبع ۱۹۹۹ء

(۸) گلستان موسویہ مؤلف سید ارشد محمود کاظمی طبع ۲۰۰۳ء

(۹) عوارف المعارف از عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی ترجمہ سید رشید احمد ارشد

(۱۰) اولیائے کرام پاک وہند سیارہ ڈائجسٹ
1986-I
1986-II اپریل
1986-III دسمبر

اظہارِ تشکر

اپنی اوائل زندگی سے اب تک کہ زندگی کا اختتام قریب آن پہنچا ہے، میں اپنے جد امجد امام الصالحین اعلیٰ حضرت شاہ زین سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور مکرمہ و معظّمہ دادی چنگیؒ کے مزار اقدس پر کئی بار سلام عقیدت کے پھولوں کی سوغات پیش کرنے کی سعادت اور شرف حاصل کر چکا ہوں اور ہر بار سوچوں کے اتھاہ سمندر میں ڈوب جاتا ہی رہا۔ کئی خیالات، کئی سوالات دل و دماغ میں ایک الاؤ بن کر اُٹھتے اور میں سلام عقیدت کے بعد اشکبار آنکھوں کے ساتھ حسرت و یاس کی گمنام دنیا میں غرق واپس گھر کی راہ لیتا۔

یہ خیالات، یہ سوالات کیا ہیں۔ اظہار کرنے کی جرات ہی نہیں کہ میں اس بے بسی اور بے کسی کے عالم میں کسی اور سے تبادلہ خیال کر کے قلب و ذہن کے اس اذیت ناک بوجھ کو ہلکا کر سکتا۔

تقریباً گزشتہ کئی سال سے یہ خواہش رہی کہ کہیں سے بھی اپنے عظیم، باکمال، علم و عرفان، فقر و تصوف اور روحانیت کے نامور آباؤ اجداد پر کوئی قدیم قلمی تحریر دستیاب ہوتا کہ اُن کے متعلق معلومات اور آگاہی حاصل کر سکوں۔ مگر مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملا۔

سیارہ ڈائجسٹ کا اولیائے کرام شمارہ حدیقیہ اولیاء اور خزینۃ اولیاء جیسی نادر اور قدیم کتب میں میری جد امجد پر کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

آخر کیوں!!!

دل سے آہیں نہ نکلیں، آنکھیں آنسوؤں سے شرابور نہ ہوں تو اور کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور شاہ زین سرکارؒ پر قلم اُٹھانے کی استدعا کی ہے اور استعانت مانگی ہے۔ اس سلسلے میں مسلسل کاوش کے بعد جو کچھ معلومات فراہم ہوئی ہیں اُنہیں کتابی شکل میں آپ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ ایک قسم کا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش کا پہلا قطرہ ہے اور میرے لئے بہت کچھ۔

اس سلسلے میں جن جن حضرات نے جس طرح اپنی تجاویز اور اپنے خلوص بھرے تعاون سے مجھے حوصلہ بخشا اور میری روح کو معطر کیا میں اُن کی اور اُن کے تمام عزیز و اقرباء کی صحت و سلامتی، عزت، علم اور رزق میں اضافے اور نیک مقاصد میں کامیابی کی اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز و انکساری کے ساتھ دعا کرتا ہوں اور جن مبارک ہاتھوں تک یہ کتاب پہنچی ہے اُن سے دست بستہ التماس ہے کہ اگر اُن کے پاس یا اُن کے عزیزوں میں کسی کے پاس اُن کے آباؤ اجداد کے ترکے میں کوئی قدیم قلمی نسخہ ہو جس میں شاہ زین سرکارؒ یا اُن کی قابل احترام اولاد کے متعلق معلومات ہوں تو مجھ ناچیز سے ضرور رابطہ کریں۔ شکر گزار ہوں گا اور ہاں اس کتاب کو تنقیدی نقطہء نگاہ سے مطالعہ کریں اور اپنی تنقید مجھے تحریری طور پر ارسال کریں تو

احسان ہوگا اور میری رہنمائی بھی۔

آخر میں اپنے عظیم محسن ذاکر اہلبیت، محقق، دانشور، اعلیٰ پایہ کے نثر نگار، کالم نگار، اردو، ہندکو کے بے بدل شاعر، کئی کتابوں اور بے شمار مقالات کے مصنف بابائے ہندکو اخونزادہ مختار علی نیّر تمغۂ امتیاز کے فرزند ارجمند ڈاکٹر مجاہد علی اکبر اور دختر نیک اختر ڈاکٹر سعیدہ حیدر اور اپنے عزیز از جان دوست اور محسن محترم اقبال سکندر ریٹائرڈ ڈائریکٹر جنرل وزارت اطلاعات اسلام آباد اور ایک دیرینہ دوست محترم عبدالسمیع کے فرزند ارجمند مسعود سمیع کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود اعلیٰ حضرت شاہ زین سرکارؒ کی اس مختصر سی سوانح حیات کے سلسلے میں ہر ممکن تعاون سے میرے حوصلے کو تقویت اور میرے مقدس جذبے کو سراہا۔ ان سب کیلئے میری بے شمار پُر خلوص دعائیں۔

باحتراماتِ فراواں

ریزۂ برگِ گُل گلہائے گلستانِ فاطمہؑ

آغا سید پھول شاہ کاظمی

ابن

آغا جی سید چن پیر شاہ کاظمیؒ

شاخِ گل۔ نشتر آباد پشاور۔

آغا سید پھول شاہ کاظمی